ترجمة القرآن الكريم

حج کی فرضیت اور اسکی فضیلت

مولانا محمد اکرم رحمانی
مدرس جامعہ سلفیہ

قال اللہ تعالیٰ: وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً. ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین.(آل عمران:۹۷)

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اور اللہ کیلئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا ہے جو اسکی طرف راستے کی طاقت رکھے اور جس نے کفر کیا تو یقیناً اللہ تعالیٰ جہانوں سے بے نیاز ہے۔

قارئین کرام: حج اسلام کا عظیم الشان رکن ہے جسکی ادائیگی صاحب استطاعت ہر مسلمان کیلئے لازمی اور واجب ہے۔ جیسا کہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں مفسرین نے وضاحت کی ہے کہ استطاعت سے مراد "الزاد و الراحلة" ہے۔ یعنی آمد و رفت کا خرچ اور اسکے بعد گھر میں بچوں کی کفالت کا انتظام ہے۔ ایسے لوگوں پر حج فرض ہے۔ اور استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے کو قرآن حکیم نے کفر سے تعبیر کیا ہے۔ صاحب استطاعت کیلئے زندگی میں ایک دفعہ حج کرنا ضروری ہے (اگر کوئی نفلی حج بار بار کرتا ہے تو اسکی بہت زیادہ فضیلت ہے) جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث سے اسکی وضاحت ہوتی ہے۔

عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ قال خطبنا رسول اللہ ﷺ فقال یایھا الناس قد فرض اللہ علیکم الحج فحجوا. فقال رجل "اکل عام یارسول اللہ ؟" فسکت حتی قالھا ثلاثا. فقال رسول اللہ ﷺ لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم. ثم قال "ذرونی ماترکتم. فانما ھلک من کان قبلکم بکثرة سوالھم و اختلافھم علی انبیاء ھم. فاذاامرتکم بشئی فاتوا منہ ما استطعتم و اذانھیتکم عن شئی فدعوہ. (رواہ مسلم، کتاب الحج، باب فرض الحج مرة فی العمر)

ترجمہ: حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ پس تم حج کرو۔ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ ﷺ کیا ہر سال حج کرنا (فرض) ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ اس نے اپنا سوال تین مرتبہ دہرایا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں (جواب میں) ہاں کہہ دیتا تو یقیناً (ہر سال) واجب ہو جاتا اور تم اسکی طاقت نہ رکھتے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے (میرے حال پر) چھوڑ دو۔ جب تک میں تمہیں (تمہارے حال پہ) چھوڑے رکھوں۔ اس لئے کہ تم میں سے پہلے لوگ اپنے کثرت سوال اور اپنے انبیاء علیھم السلام سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئے پس میں جب تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو اسے اپنی طاقت کے مطابق بجالاؤ اور جب تمہیں کسی چیز سے روک دوں تو اسے چھوڑ دو۔ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ حج صاحب استطاعت پر زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے۔ نیز غیر ضروری سوالات کرنا ناپسندیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ماننے والوں کا کام ہے کہ جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا جائے انہیں بجالائیں جن سے روکا جائے ان سے اجتناب کیا جائے اور ان کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

حج کی فضیلت: عن ابی ھریرةؓ قال سئل النبی ﷺ ای العمل افضل؟ قال ایمان باللہ و رسولہ ﷺ. قیل ثم ماذا؟ قال الجھاد فی سبیل اللہ قیل ثم ماذا؟ قال حج مبرور. (صحیح بخاری کتاب الایمان)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر کونسا؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پھر سوال کیا گیا پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا حج مبرور۔ حج مبرور وہ ہے: جس میں حاجی اللہ کی کسی نافرمانی کا ارتکاب نہ کرے۔ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ حج بھی افضل اعمال میں سے ایک افضل عمل ہے بشرطیکہ اخلاص اور اجتناب معصیت کے ساتھ کیا جائے۔ بعض نے حج مبرور کے معنی "حج مقبول" کئے ہیں اور اسکی علامت یہ بتلائی ہے کہ جو حج کے بعد انسان اللہ کا عبادت گزار بن جائے اور آخرت کی فکر زیادہ ہو جائے۔ جبکہ وہ اس سے پہلے غافل تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حج کرنے والوں کو اخلاص کے ساتھ حج کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا یہ سفر اللہ کے ہاں قبول ہو۔ آمین

ترجمة الحديث

زاد راہ حلال ہونا چاہیے

عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال اذا خرج الحاج حاجاً بنفقة طیبة ووضع رجلہ فی الغرز فنادی لبیک اللھم لبیک ناداہ مناد من السماء لبیک و سعدیک زادک حلال و راحلتک حلال و حجک مبرور غیر ما زور و اذاخرج بالنفقة الخبیثة فوضع رجلہ فی الغرز فنادی لبیک ناداہ مناد من السماء ولا لبیک و لا سعدیک زادک حرام و نفقتک حرام و حجک مازور غیر ماجور. (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب ایک شخص حج کرنے کیلئے پاکیزہ مال لے کر نکلتا ہے اور رکاب میں پاؤں رکھتا ہے اور لبیک اللھم لبیک کی آواز لگاتا ہے تو آسمان سے آواز آتی ہے۔ لبیک و سعدیک۔ تیرا زادراہ حلال ہے۔ تیری سواری حلال ہے تیرا حج قبول ہے آپ پر کوئی بوجھ نہیں۔ اور جب کوئی شخص حرام مال لے کر حج کیلئے جاتا ہے اور رکاب میں پاؤں رکھتا ہے اور لبیک اللھم لبیک کی آواز لگاتا ہے تو آواز آتی ہے لا لبیک و لا سعدیک تیری حاضری قبول نہیں تیرا زادراہ حرام ہے خرچہ حرام مال کا ہے۔ اور تیرا حج قبول نہیں۔

قارئین کرام: مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ حاجی کے حج کی قبولیت کیلئے جہاں یہ ضروری ہے کہ وہ شرک کا ارتکاب نہ کرے بدعات سے اجتناب کرے اور ہر قسم کی اللہ و رسول ﷺ کی نافرمانی سے اپنے آپ کو بچائے اور سنت کے مطابق حج کا فریضہ ادا کرے وہاں یہ بھی انتہائی ضروری ہے کہ اسکا زادراہ حلال اور پاکیزہ مال سے ہو۔ اگر اس کا خرچ حرام مال کا ہے تو پھر اس کا حج اور یہ سفر اللہ کے ہاں قطعی قابل قبول نہیں۔ بلکہ یہ سفر اسکے لئے وبال جان ہے۔ صرف حج کی عبادت کے لئے رزق حلال کی شرط نہیں بلکہ تمام عبادات اور دعاؤں کی قبولیت کی اولین شرط ہے کہ انسان کا رزق حلال اور پاکیزہ ہو۔ وگرنہ اسکی کوئی عبادت اور دعاء اللہ کے ہاں قبول نہیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل سے ثابت ہوتا ہے۔

عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ یا ایھا الناس ان اللہ لا یقبل الا طیبا و ان اللہ امر المومنین بما امر بہ المرسلین فقال: یایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً انی بما تعملون علیم. وقال: یایھا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم. ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر، ومطعمہ حرام وملبسہ حرام و غذی بالحرام یمد یدیہ الی السماء یارب یارب فانی یستجاب لذلک (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ کی ذات پاک ہے اور پاکیزہ مال ہی کو قبول فرماتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے جو رسولوں کو حکم دیا ہے وہی تمام مومنوں کو بھی دیا ہے چنانچہ فرمایا: اے رسولو! تم پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ اور نیک اعمال کرو۔ بے شک میں تمہارے اعمال کو جاننے والا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ۔ جو ہم نے تم کو دی ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے۔ پراگندہ حال، غبار آلود۔ اپنے دونوں ہاتھ آسمانوں کی طرف اٹھائے ہوئے کہتا ہے کہ اے میرے رب، اے میرے رب (گریہ زاری اور تضرع زاری سے اللہ کے ہاں دعائیں کرتا ہے) لیکن اسکا کھانا حرام ہے پینا حرام ہے اسکا لباس حرام ہے حرام مال ہی سے اسکی پرورش ہوئی ہے۔ تو اسکی دعا کس طرح قبول کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں رزق حلال کما کر کھانے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہمارا حج اور دیگر عبادات اور دعائیں اللہ کے ہاں قبول ہوں۔ آمین